خلافت کا معاویہ کی طرف چلاجانا اور پھر موروثی سلطنت میں تبدیل هوجانا

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت علی علیہ السلام کی شهادت کے بعد آپ کی وصیت اور عوام کی بیعت کے مطابق حضرت امام حسن(ع) نے خلافت سنبهالی جو باره امامی شیعوں کے دوسرے امام هیں۔
اس بیعت سے معاویہ کا چین وسکون غارت هوگیاتها۔ اس نے عراق پر چڑهائی کردی جو اس زمانے میں خلافت کا مرکز تهااور حضرت امام حسن(ع) کے خلا ف اعلان جنگ کردیا ۔
معاویہ نے مختلف فریبوں ، حیلوں اوربهانوں سے نیزبهت زیاده مال و دولت خر چ کرکے آهستہ آهستہ امام حسن بن علی(ع) کے طرفداروں اور اصحاب کو اپنے ساته ملالیا تها اورآخر کار امام حسن(ع) کو مجبور کردیا کہ صلح کے عنوان سے خلافت کو معاویہ کے حوالے کردیں اور امام حسن بن علی(ع) نے بهی اس شرط پر کہ معاویہ کی وفات کے بعدخلافت دوباره انهیواپس لوٹا دی جائے اور ساته هی ان کے دوستوں اور پیروکاروں پر بهی کسی قسم کا جبر وتشدد یا ظلم نہ هو ،خلافت معاویہ کے سپرد کردی تهی ۔ (۱)
۴۰ ه میں معاویہ نے خلافت پر قبضہ کرلیا اور فوراً عراق آیا ۔ اس نے اپنے خطبوں میں لوگوں کو متنبہ کیا او رکها : ”میں تمهارے ساته نماز ، روزه کے لئے جنگ نهیں کررها تها بلکہ میں چاهتا تها کہ تم پر حکومت کروں اور اب میں اپنے مقصد میں کامیاب هوگیاهوں “(۲)
اور پهر کها : ”میں نے حسن کے ساته جو معاهده کیا تها وه اب باطل اور منسوخ هوچکا هے “ (تاری طبری ج ۴، ص ۱۲۴) اور دوسری تمام تاریخی کتابیں۔
معاویہ نے اپنے خطبے میں اشاره کیا کہ وه سیاست کو دین سے الگ کردے گا اوراس طرح دینی قوانین کے بارے میں بهی کوئی ضمانت نهیں دے گا ۔ البتہ یہ واضح هے کہ ایسی حکومت ، سلطنت اور بادشاهت هے نہ کہ خلافت یا پیغمبر اکرم کی جانشینی ۔یهی وجہ هے کہ بعض لوگ جو معاویہ کے پاس پهنچے تهے اور اس کے دربار میں رسائی حاصل کرسکے تهے ، انهوں نے بادشاه کی طرح اس کو سلام کیا تها (۳)۔ وه خود بهی بعض خصوصی مجالس میں اپنی حکومت کو خصوصی ملوکیت اور بادشاهی سے تعبیر کیا کرتا تها (۴)۔ اگرچہ وه عام او ر ظاهری طور پر لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو خلیفہ هی کها کرتاتها لیکن وه بادشاهت یاسلطنت جوزور اور طاقت کے بل بوتے پرقائم هو اس میں وراثت خو د بخود آجاتی هے اور آخر کار اس نے اپنی نیت او رخواهش کوعملی جامہ پهنایا اور اپنے بیٹے یزید کو جو ایک نهایت هی لاابالی ، آواره اور عیاش شخص تها، جسے ذره برابر بهی دینی شعور نہ تها اور نہ هی کوئی مذهبی شخصیت رکهتا تها ، اپنا جانشین اورولی عهد بنایا (۵)۔جس نے اپنی حکومت اور سلطنت کے دوران اس قدر شرمناک حوادث اور واقعا ت کو جنم دیا کہ قیامت تک تاریخ اس پر شرمنده رهے گی ۔
معاویہ اپنے بیانات میں همیشہ اشاره کیا کرتا تها کہ وه کبهی امام حسن کو دوباره خلیفہ نهیں بننے دے گا۔ خلافت کے بارے میں اپنے مرنے سے پهلے اس کے دماغ میں کچه اور هی خیال تهااور یہ وهی خیال تها جس کے ذریعے اس نے امام حسن(ع) کوزهر دے کر شهید کرادیا تها (٦)اور اس طرح اپنے بیٹے یزید کے لئے راستہ هموار کردیا تها ۔ معاویہ نے اپنے معاهدے کی خلاف ورزی کرکے عوام کوسمجهادیا تها کہ وه کبهی بهی اهلبیت(ع) کے

شیعوں کو امن وامان کے ماحول میں زندگی گزارنے کی اجازت نهیں دیگاکه پهلے کی طرح اپنی دینی سرگرمیاں جاری رکه سکیں اور آخر کار اس نے اپنے خیالات کو عملی جامه پهناهی دیا۔
اس نے اعلان کیا که جو شخص بهی اهلبیت(ع) کی تعریف اور شان میں کوئی حدیث بیان کرے گا اس کے جان ومال کی حفاظت کی کوئی ضمانت نهیں دی جائے گی ۔ (۷)اسی طرح اس نے حکم دیاکه جو شخص تمام اصحاب رسول او رخلفاء کی تعریف میںکوئی حدیث بیان کرےگا اس کو بے حد انعام واکرام سے نوازا جائے گا ۔اس حکم کے نتیجے میں صحابه کی شان میں بهت زیاده احادیث گهڑھ لی گئیں ۔(۸) اس نے حکم دیا که تمام اسلامی ممالک میں منبروں پر خطبوں کے دوران علی(ع) پر شب وستم کیاجائے گا (یه حکم اموی خلیفه عمربن عبد العزیز ۹۹۔ ۱۰۱ هجری قمری کے زمانے تک جاری رها)اس نے اپنے مددگاروں اور پیروکاروں کی مدد اور کوشش کے ذریعے جن میں بعض اصحاب رسول بهی تهے ، حضرت علی(ع) کے شیعوں اورمخصوص پیروکاروں کو شهیدکروادیاتها ۔ان میں سے بعض کے سروں کو نیزوں پر چڑھا کر شهروں میں پهرایا تها ۔ وه عام شیعوں کو جهاں کهیں بهی دیکهتاتها تکلیفیں ، آزار او ر شکنجے دیا کرتا تها۔ ان کو تلقین وتاکید کی جاتی تهی که وه حضرت علی(ع) کی پیروی کرنے سے باز رهیں اور جو شخص اس حکم کو قبول نه کرتا اس کوقتل کردیا جاتاتها ۔ (۹)

حواله

۱۔تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹۱ ۔ اور دوسری تمام کتب تواریخ
۲۔ تاریخ ابن ابی الحدید ج / ۴ ص / ۱۶۰ ، تاریخ طبری ج / ۴ ص / ۱۲۴ ، تاریخ ابن الاثیر ج / ۳ ص / ۲۰۳
۳۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹۳
۴۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۲۰۲
۵۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹٦ ، مروج الذهب ج / ۳ ص / ۷۷
٦۔ مروج الذهب ج / ۳ ص / ۵ ، تاریخ ابو الفداء ج / ۱ ص / ۱۸۳
۷۔ النصائح الکافیه ص / ۱۹۴
۸۔ النصائح الکافیه ص / ۷۲۔۷۳
۹۔ النصائح الکافیه ص / ۵۸۔٦۴۔۷۷۔۷۸